Zabt e gham
Kahanifreak.com

قسط نمبر ایک

kahanifreak.com

وہ کراچی کے بڑے سے شہر کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا۔۔۔جہاں اک جانب شہر بلند و بانگ عمارتوں کے سبب اپنی شان کے ساتھ آنکھوں کو خیرہ کئے دیتا تھا وہاں ایسے بھی علاقے تھے جن کی بنیادیں محض ہوا کے اک جھونکے سے ہلنے لگتی اور چھت ٹپکانے کیلیئے بارش کا اک قطرہ بھی کافی ہوتا۔۔۔وہیں اک گھر ان کا بھی تھا جہاں ٹین کی چھت پانی کی بوندوں اور دھوپ سے بچانے کیلیئے ناکافی معلوم ہوتی تھی لیکن چھت تو چھت ہوتی ہے پھر بھلے اس کی تپش آفتاب سے بھی زیادہ ہو مگر یہ گمان ہی اس تپش کو زیر کرنے کیلیئے کافی ہوتا ہے کہ وہ ننگے آسماں تلے تو نہیں۔۔۔ان کا بھی یہ مکان دو کمروں پر محیط تھا اور سامنے صد شکر اک صحن کی بھی گنجائش نکل ہی آئی تھی۔۔۔اس وقت بھی صحن میں سلائی مشین فراٹے بھرتی جارہی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس مشین کو چلاتی ادھیڑ عمر خاتون کی زبان بھی۔۔۔جو منہ میں بڑبڑ کرنے کے ساتھ سلائی مشین کو بھی بھگاتی جارہی تھیں۔۔۔اس بات کا تعین کرنا ذرا مشکل تھا کہ مشین اور ان کی زبان میں سے زیادہ رفتار سے کون سی چیز چل رہی تھی۔

"آئے۔۔۔تمہارے ابا۔۔۔عین کام کے وقت ساتھ چھوڑ کر چل دیئے۔۔۔بھری جوانی میں بیوہ کر دیا۔۔۔اور تو اور یہ میری دو بیٹیاں کم تھیں، جو کم بخت اس قاتل کی بیٹی کی ذمہ داری بھی میرے سر پر لاد گئے۔۔۔"

ضبط غم از قلم سارہ فاطمہ

"اماں خدا کا خوف کرو۔۔۔" اپنی ماں کی اس قدر غلط بیانی پر سبین کی بھی آنکھیں باہر آئیں۔۔۔ "ابا چار سال پہلے ہی فوت ہوئے ہیں۔۔۔ اور تو اور کونسی جوانی۔۔۔" بے ساختہ ہی اماں کی خوش فہمی پر اس کی زبان پھسل گئی۔۔۔

"بے غیرت۔۔۔ ماں سے زبان لڑاتی ہے۔۔۔" انہوں نے بھی بنا کسی لحاظ کو بالائے طاق رکھے پاؤں سے جوتا اتارتے سبین کی کمر کا نشانہ لے ڈالا اور وہ کراہ کر رہ گئی۔

"آؤچ۔۔۔ اماں یہی۔۔۔ تمہاری یہی حرکتیں تھی جس سبب ابا جلدی واپسی کی راہ لے لئے۔۔۔" وہ بھی کہاں باز آنے والی تھی، دکھتی کمر پر ہاتھ رکھے اک بار پھر عتاب کو للکار گئی۔

"تو ایسے نہیں سدھرے گی۔۔۔ آؤں میں اٹھ کر۔۔۔" ممتاز بیگم نے عین دیسی ماؤں کی طرح جھکتے ہوئے نیچے اترنے کی اداکاری کرتے اسے تڑی لگائی۔

"نہیں۔۔۔ نہیں اماں معاف کر دو۔۔۔" سبین نے اتنی زبان درازی کے بعد کان پکڑ لینے ہی مناسب سمجھے تھے۔

"اچھا، وہ نگین کیا کر رہی ہے۔۔۔؟" اس کی ماں نے واپس سے سلائی مشین پر ہاتھ دھرتے ہوئے پوچھا۔

"آپی نے کیا کرنا ہے۔۔۔ نوید بھائی سے بات کر رہی ہو گی۔۔۔ آخر منگیتر دلا کر دیا ہے آپ نے وہ یہ تو کرے گی ناں۔۔۔" اس نے جلے دل کے ساتھ کہا۔

"زیادہ ندیدی نہ بن، تجھے کیا مسئلہ ہے اس کے بات کرنے سے۔۔۔ اور تجھے بھی تو جوا دلایا ہے۔۔۔" اماں بھی کمال عورت تھیں مجال ہے جو ہاتھ چلاتے ہوئے زبان خاموش رہ جاتی، دونوں ہی اک دوسرے کی رفتار کو پکڑنے کی کوشش میں جٹی ہوئی تھیں۔

kahanifreak.com

ضبط غم از قلم سارہ فاطمہ

"پھر رات کو اماں بولے گی ہائے کم بخت یہ سر درد۔۔۔اب سر بھی بیچارہ آخر کیا کرے۔۔۔" وہ دل میں ہی سوچ سکی تھی۔

"وہ نوید کی طرح فری نہیں ہوتا۔۔۔" سبین نے منہ بنائے احتجاج کیا۔ "مجھ سے زیادہ تو وہ شرماتا ہے۔۔۔" اس کی ہنسی نکل گئی۔ "یاد نہیں ہے۔۔۔؟ عین منگنی کے دن اس کی شرما شرمی کے چکر میں پورے دس منٹ ضائع ہو گئے تھے اور پھر کوشش بھی کی تو کیا۔۔۔" اس نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔ "آخر میں مدد کیلئے اپنی اماں کو ہی بلانا پڑا۔۔۔"

اماں نے مشین سے ہاتھ روکے اک نظر اس پر ڈالی۔ "ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔یاد ہے مجھے۔۔۔وہ تو بھلا ہو نگین کا جو تیرا دوسرا ہاتھ پکڑے بیٹھی تھی ورنہ تجھ سے کیا بعید سب کے سامنے اس پر لعنت ہی جڑھ دیتی۔۔۔"

"تم جو بھی کہو اماں ایسے گھامڑ پر لعنت ہی بنتی تھی اور تو اور اس کی موٹی اماں نے یوں میرا نازک ہاتھ تھام کر انگوٹھی پہنائی کہ اللہ کی پناہ۔۔۔خدا گواہ ہے پورے دو دن تک میرے ہاتھ میں درد رہا اور جو میں نے اریبہ سے ہاتھ دبوایا وہ الگ۔۔۔" اس نے یاد کرتے ہوئے بے ساختہ ہی اپنے ہاتھ کو سہلایا۔

"اچھا۔۔۔وہ اریبہ ہے کدھر۔۔۔؟"

"پڑھ رہی ہے اماں، کل کالج میں ٹیسٹ ہے ناں۔۔۔"

"تو تو کیوں نہیں پڑھ رہی۔۔۔؟"

"وہ پڑھ تو رہی ہے، مجھے بھی پاس کروا ہی دے گی۔۔۔"

kahanifreak.com

ضبط غم از قلم سارہ فاطمہ

"لو بھئی۔۔۔ یہ کام صحیح ہے اس کا، تم لوگوں کو فضول کاموں میں لگا کر خود وہ پڑھائی کرنے لگ جاتی ہے۔۔۔" اماں کو اک بار پھر اپنی بھڑاس نکالنے کا موقع مل گیا تھا۔ "ابا اس کا جیل میں آرام کر رہا ہے اور یہ میڈم یہاں ہمارے سینے پر مونگ ڈال رہی ہے۔۔۔"

"اماں کبھی تو اس کی جان چھوڑ دیا کرو، ہر وقت اس کے پیچھے پڑی رہتی ہو، حالانکہ سب سے زیادہ کام بھی وہ کرتی ہے اور پڑھائی میں بھی وہی اچھی ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ ہاں پتا ہے مجھے اس گھر میں اس کی سب سے بڑی ہمدرد تو ہے۔۔۔ اپنی چونچ بند رکھا کر۔۔۔" اماں تو اسے اچھی خاصی سنانے کا ارادہ رکھتی تھیں مگر عین وقت دروازے پر ہونے والی دستک ان کا دھیان بٹا گئی۔ "جا۔۔۔ جا کر دیکھ کون آیا ہے۔۔۔"

چند ہی لمحوں بعد سبین ہاتھ میں اک خاکی رنگ کا لفافہ تھامے واپس آئی تھی۔ "اماں اریبہ کے نام ڈاک آئی ہے۔۔۔" وہ خود بھی متحیر تھی۔

"اے۔۔۔ اس کو نہ بتانا، تو زرا کھول اس کو ہمیں بھی تو پتا چلے اس میں ہے کیا۔۔۔"

سبین نے ناچار اماں کی گھوریوں پر اسے کھولا اور پھر اندر سے نکلنے والے کاغذ پر نظر پڑتے ہی اس نے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔

"ارے بول بھی کیا ہے۔۔۔"

"اماں۔۔۔" اس نے اپنی زبان سے لب تر کیئے۔ "عاطف بھائی۔۔۔ عاطف بھای نے اریبہ کو طلاق دے دی ہے۔۔۔ اسی کے کاغذات ہیں۔۔۔"

"ہائے میرے اللہ۔۔۔" اماں فوراً سے اپنی جگہ چھوڑتے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ "یہ کیا بول رہی ہے تو، ارے ہوش میں تو ہے۔۔۔"

"اماں۔۔۔"

"ہائے ستیاناس جائے اس اریبہ کا۔۔۔ بیٹھے بیٹھائے یہ کیا چاند چڑھا گئی آخر کو ہم نے نگین کو بھی اسی گھر میں دینا ہے۔۔۔"

"اور کرو اس کا نکاح اماں۔۔۔ ہم سب کی منگنی کی تھی اور اس کا فوراً سے نکاح کروا دیا تھا ناں۔اب بھگتو۔۔۔" سبین نے دل کے پپولے پھوڑے۔

"تو چپ کر اور بلا کر لا اس منحوس کو۔۔۔" ابھی سبین نے قدم اٹھائے بھی نہ تھے کہ وہ پھر سے بول اٹھیں۔ "بلکہ رہنے دے۔۔۔ اریبہ۔۔۔ ارے او اریبہ۔۔۔ کدھر مر گئی ہے ادھر آ۔۔۔"

"جی چچی۔۔۔" وہ کانوں میں آواز پڑتے ہی دوڑی چلی آئی تھی۔

"کیا ہے یہ۔۔۔؟" وہ غصے سے پھنکاریں۔

"کیا ہوا ہے چچی۔۔۔؟" وہ خود گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔

"میں بول رہی ہوں زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ کیا ہے یہ۔۔۔" انہوں نے لفافہ اس کے منہ پر مارا۔۔۔ لفافے پر لگی پن اس کے ہونٹ پر لگتی اس کے لب زخمی کر گئی اور وہ بے بسی کی صورت بنی اپنا غم پی کر رہ گئی۔۔۔

اس نے جھٹ سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ "چچی۔۔۔ مجھے نہیں پتا۔۔۔"

"اچھا نہیں پتا تجھے۔۔۔" کہتے ساتھ ہی چچی نے اس کے منہ پر طمانچہ دے مارا۔ "عاطف نے تجھے طلاق بھجوائی ہے۔۔۔ کیا کیا ہے تو نے۔۔۔؟"

"چچی۔۔۔ خدا گواہ ہے۔۔۔" بے بسی میں اس کی آنکھوں سے آنسو لڑھک پڑے۔۔۔

"زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے تجھے۔۔۔ اگر تیری وجہ سے نگین کی منگنی ٹوٹی ناں۔۔۔ تو تو دیکھ میں تیرے ساتھ کرتی کیا ہوں۔۔۔ جیسا باپ۔۔۔ ویسی اولاد۔۔۔ قاتل باپ کی منحوس بیٹی۔۔۔"

"چچی۔۔۔ مجھے سچ میں نہیں پتا۔۔۔"

kahanifreak.com

"ہاں اسے تو پاگل جانور نے کاٹا ہے جو اچانک بیٹھے بیٹھائے تجھے طلاق بجھوا دی۔۔۔ارے اتنی مشکل سے تجھ سے جان چھوٹنے والی تھی،انٹر کے پیپر دے کر فارغ کر دیتی پر نہیں ممتاز کے نصیب میں یہ سکھ کہاں لکھا ہے۔۔۔دفع ہو جا اور یہ لفافہ بھی لے جا۔۔"انہوں نے زمین پر گرے لفافے کو پاؤں مارا۔۔

وہ آنسو پونچھتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ آئی، سبین بھی اس کے پیچھے ہی آئی تھی۔۔۔

"اریبہ۔۔۔یہ لو ٹشو۔۔"اس نے اریبہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"چلو۔۔بھائی یہاں اس کا منحوس رونا دھونا شروع ہو گیا۔۔۔میں سکون سے نوید سے بات بھی نہیں کر سکتی اب۔۔۔"نگین منہ بنا کر دوسرے کمرے میں چلی گئ۔۔۔سبین نے متاسفانہ نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورا۔

"اریبہ۔۔تم امی کی بات پر دھیان نہ دیا کرو۔۔وہ بس ایسے ہی بول جاتی ہیں کبھی۔۔۔"

"وہ ایسے ہی نہیں بولتیں سبین۔۔۔کبھی کبھی ماں باپ کی غلطیوں کا خمیازہ اولاد کو ساری عمر بھگتنا پڑتا ہے۔۔۔"اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔۔

"اچھا ناں۔۔تم ایسے روؤ گی تو پھر میرا کیا ہو گا۔۔۔مجھے تم ایسے اچھی نہیں لگتی۔۔۔ایک ہی تو میری بہن، میری دوست ہے۔۔۔نگین تو بس۔۔۔ان کے تو مزاج نہیں ملتے کسی سے۔۔۔"اس نے شکوہ کیا۔۔۔

"پلیز مسکرا دو اریبہ۔۔میری خاطر۔۔۔"وہ ملتجائی ہوئی۔۔۔

اریبہ اس کی بات رکھتی زخمی سا مسکرا دی۔

"یہ بات۔۔اب شاباش ٹیسٹ کا پڑھو۔۔ورنہ میں بھی فیل ہو جاوں گی۔۔۔"اس نے مطلب کی بات کہی تھی۔۔

"میں نے ٹیسٹ پڑھ لیا ہے سبین تم پریشان نہ ہو۔۔۔"

"یار۔۔میں تمہاری attention divert کر رہی تھی تم مجھے ایسا سمجھتی ہو۔۔۔کیا یاد کرو گی اسی بات پر کل کا ٹیسٹ قربان کیا میں نے۔۔۔"وہ ہاتھ اٹھائے شاہی انداز میں بولی تھی۔

"نہیں سبین۔۔۔ایسے مت کرو۔۔۔"

"ارے اریبہ۔۔جہاں اتنے ٹیسٹ فیل کئے وہاں ایک اور سہی۔۔ویسے بھی میں نے ٹاپ کر کے کیا کرنا ہے۔۔۔؟اس جواد کے گھر ہی جانا ہے۔۔۔"وہ بے فکری سے بولی۔۔۔

"سبین پر تعلیم بہت ضروری ہوتی ہے۔۔۔ تمہیں پتا ہے لڑکیوں کو اپنے پاوں پر کھڑا ہونے کے لئے تعلیم بہت ضروری ہے۔۔۔" اریبہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔

"مجھے وجھے اپنے پاؤں پر کھڑا نھیں ہونا۔۔ جواد کی بے ساکھیاں ہیں نا مجھے کھڑا کرنے کے لئے۔۔۔" اس نے اپنا جواب دیا۔۔۔

"بے ساکھیوں کے سہارے کھڑے ہوئے تو کیا خاک کھڑے ہوئے۔۔۔" اریبہ نے بھی اپنا موقف دیا تھا۔۔۔

"کھڑے تو ہو گئے ناں۔۔۔ چاہے جیسے بھی ہوئے۔۔۔۔" اس نے اپنی منطق دی۔۔

"اللہ نہ کرے کسی نے بے ساکھیاں واپس لے لیں تو۔۔۔" اریبہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔

"ہر کوئی عاطف کی طرح نہیں ہوتا۔۔۔" سبین نے برملا جواب دیا۔۔ ساتھ ہی اسے اپنے غلطی کا احساس ہو چکا تھا۔۔۔ "سوری۔۔۔ میرا مطلب۔۔۔" اس نے کچھ بولنا چاہا جبھی وہ اس کی بات کاٹ گئی۔۔۔

"It's okay sabeen---"

"اریبہ۔۔ ایک بات کہوں مجھے پتا ہے کہ تمھیں اندازہ ہے اس نے تمہیں کیوں چھوڑا۔۔۔؟" سبین نے اپنی دل کی بات کہی۔۔۔

"ہمم۔۔۔ مجھے اندازہ ہے۔۔۔" اریبہ نے بھی اسے جواب دیا۔۔

"پھر مجھے بھی نہیں بتاؤ گی۔۔۔؟"

"وہ بالکل بھی اچھا انسان نہیں تھا۔۔ تمہیں پتا ہے کہ کل وہ یہاں آیا تھا جب کوئی گھر میں نہیں تھا۔۔۔"

"اووہ۔۔ پھر۔۔۔؟" وہ یک دم ہی پریشان ہوتی اریبہ کا ہاتھ تھام گئی۔

"پھر میں نے اس سے کہا وہ واپس چلا جائے۔۔۔ میں دروازہ نہیں کھولوں گی جب تک چچی نہیں آ جاتیں۔۔۔ تمہیں پتا ہے ناں۔ پچھلے بھی اس نے پڑوس والی لڑکی کو چھیڑا تھا۔۔۔"

"تم نے صحیح کیا اریبہ۔۔ مجھے بھی اس کی نظریں ٹھیک نہیں لگتی تھیں۔۔۔ عجیب طریقے سے دیکھتا تھا وہ۔۔۔ خیر چھوڑو۔۔ تمھیں مبارک ہو جان چھوٹ گئی اس سے۔۔۔"

اریبہ مسکرا دی۔۔۔

ضبط غم از قلم سارہ فاطمہ

"کیا یار۔۔ جشن تو بنتا ہے۔۔۔ بلکہ پکا کل کالج میں چاٹ کھلاؤں گی تمہیں وہ بھی اماں کے پرس سے پیسے اٹھا کر۔۔۔" سبین نے اپنا پلان بتایا۔۔۔

"خدا کا واسطہ ہے سبین میرے اوپر رحم کھاؤ۔۔۔ چچی میرے اوپر نام ڈال دیں گی سارا۔۔۔" اس کو اپنی ہی فکر لاحق ہو گئی۔

"ارے نہیں نہیں تم مجھے نہیں جانتی۔۔۔ سبین پروفیشنل ہے۔۔۔ سب سنبھال لے گی۔۔۔" اس کے اک ادا سے کہنے پر اریبہ ہنس اٹھی تھی۔

ایمن لابی سے پچھلے حصے میں قدرے آرام سے ٹہل رہی تھی، وہاں رش عموماً کم ہوتا تھا۔ یہ حصہ چونکہ پچھلی جانب تھا اس لئے من چلے اس جانب کا رخ کم ہی کیا کرتے تھے۔ وہ سکون سے جانے کتنے ہی لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتی ضمیر کی عدالت سے ضمانت قبل از پکڑائی محو گفتگو تھی۔

"ایمن۔۔۔ ایمن۔۔۔" علی بھاگتے ہوئے اس کے پاس آیا تھا۔ "تمہارا منگیتر کیفے ٹیریا میں بیٹھا ہوا ہے۔۔۔" علی کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔۔

"یہ کیا خبر لے آئے۔۔۔ اچھا سعد میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔ ابھی نکلو یہاں سے۔۔ میرے ارد گرد قریب نظر بھی مت آنا۔۔" اس نے سعد کو خبردار کیا۔۔۔ بیگ اٹھا کر اس نے اپنا گلے میں لیا ہوا ڈوپٹہ سر پر اوڑھا اور دھیمی چال چلتی ہوئی کیفے ٹیریا میں آ گئی۔۔۔۔

"فہد۔۔۔" اس نے چہرے پر بشاشت لئے چہک کر کہا۔ "اسلام علیکم۔۔۔ واؤ۔۔ واٹ آ سرپرائز۔۔۔۔"

"وعلیکم السلام ایمن! آؤ بیٹھو۔۔۔" اس نے کرسی کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سنبھال گئی۔

"کیسا گزرا دن۔۔۔؟" وہ بڑی دلچسپی سے اس کی بابت جاننا چاہ رہا تھا۔

"آپ آ گئے ہیں ناں فہد۔۔۔ اب تو بہترین ہے میرا دن۔۔۔" ایمن کی مٹھاس کی چھری خاصی تیز تھی اور اس کی بھنک سامنے بیٹھے فہد کے فرشتوں کو بھی نہیں ہو گی۔۔۔

فہد مسکرا دیا۔۔۔

"جانتی ہو میں آج کیوں آیا ہوں۔۔۔؟"

"کیوں فہد۔۔۔؟"اس نے سوال کیا۔۔۔

"کیونکہ کل میں نے تمھیں فیس بک پر ایک bracelet کو لائک کرتے دیکھا تھا۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ٹوبی مسز فہد کچھ پسند کریں اور مسٹر فہد اسے وہ نہ لا کر دے۔۔۔"اس کی آنکھیں جذبات سے پر تھیں۔اس نے اپنی کوٹ کی جیب سے ڈبیا نکالی تھی اور اسے کھول کر ایمن کو دکھایا، جس کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی بلاشبہ وہ ایک قیمتی بریسلیٹ تھا۔۔۔

"Wowwwwwww Fahad..... what a surprise....

خوشی سے اس کا چہرہ جگمگا اٹھا۔۔۔۔

"May I.....?

فہد نے اس سے سوال کیا۔۔۔۔

"فہد۔۔۔سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔اچھا نہیں لگتا۔۔۔"اس نے ارد گرد دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

"Okay....

"یہ لو۔۔۔"اس نے ڈبہ اسکی سمت بڑھا دیا۔۔۔

"Thankyou Fahad...

"I hope you won't mind...

"Absolutely not....

"مجھے تمہاری یہ decency ہی پسند ہے ایمن۔۔۔"فہد نے کھلے دل سے اس کی تعریف کی۔۔۔۔

"بس فہد! شکر ہے آپ سمجھتے ہیں۔۔۔"ایمن نے ڈھٹائی سے کہا تھا۔۔۔

"میں نہیں سمجھوں گا تو کون سمجھے گا۔۔اچھا اب مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔تم گھر کیسے جاؤ گی۔۔میں چھوڑ دوں تمہیں۔۔۔؟"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے نہیں فہد۔۔وین ہے ناں۔۔۔"

kahanifreak.com

"اووو۔۔ چلو میں بھی اب آفس کیلیئے نکلتا ہوں۔۔۔...take care

...You too"اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی فہد وہاں سے نکلا تھا اس نے سب سے پہلا کام دوپٹے کو سر سے اتارنے کا کیا اور فوراً سے واپس سے اسے گلے میں ڈال لیا۔ بریسلٹ کا ڈبہ بیگ میں رکھنے کے بعد وہ واپس سے سعد کے پاس چلی آئی۔

"ہاں بھئی۔۔ مل لی اس سے۔۔؟" سعد نے جل کر پوچھا۔۔

"ارے ملنا کیا ہے اس سے۔۔ ...he is so boring خیر تم بتاؤ کہاں چلیں آج۔۔۔؟"

"ساحل سمندر چلیں۔۔۔؟"

"نہیں یار۔۔" اس نے برا سا منہ بنایا۔ "فہد کے آفس سے قریب ہے وہ جگہ۔۔ کسی اور جگہ چلتے ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ چلو۔۔۔" وہ سعد کے ساتھ جانے کیلیئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ہیلو۔۔ صحیح جا رہے ہیں آپ فہد صاحب۔۔۔" دانیال نے فہد کو کال کی تھی۔۔۔ وہ اس کا جگری یار تھا اور اس کے آفس میں مینیجر بھی تھا۔۔۔

"اب کیا کر دیا ہے میں نے۔۔؟" فہد اس کے طنز کو بخوبی بھانپ گیا تھا۔۔۔

"خود بھابی کے ساتھ date لگا رہے ہو اور مجھے آفس بلا رہے ہو۔۔۔" اس نے معصومیت سے کہا۔۔

"ابے میں آفس میں ہی ہوں۔۔۔" فہد نے اسے جواب دیا۔۔

"نہیں یار۔۔ میں نے ابھی بھابی کے ساتھ ایک بندہ دیکھا ہے۔۔۔" دانیال حیران ہوا۔۔۔

"تجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ میں ابھی اس سے یونیورسٹی میں مل کر آ رہا ہوں۔۔۔" فہد اپنے بھرم پر قائم رہا۔۔

"Are you sure...

بھابی آج گرے اور میرون کپڑوں میں نہیں تھی۔۔۔؟" دوسری جانب دانیال بھی اپنی بینائی پر خاصا اعتماد رکھتا تھا، اس نے شک دور کرنے کیلیئے ایمن کے کپڑوں کا رنگ تک اسے بتا دیا۔

"یار۔۔ کپڑوں کا رنگ تو تو نے ٹھیک بتایا ہے۔۔۔" فہد بھی الجھ چکا تھا۔۔۔ اور پھر پلٹ کر سوال کیا۔۔۔

kahanifreak.com

"تو نے اسے کہاں دیکھا ہے۔۔۔؟"

" Shopping mall میں۔۔۔ جہاں سے میں کافی لے رہا تھا۔۔"

"ارے نہیں بھئی۔۔۔ وہ کوئی اور ہو گی۔۔۔ وہ میرے ساتھ اتنی مشکل سے جاتی ہے، کسی اور کے ساتھ کیا ہی جائے گی۔۔ تو جلدی آفس آ۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اس نے فون رکھ دیا تھا۔۔ وہ ابھی آنکھوں کو کھولنے پر راضی نہیں تھا۔

" تھی تو وہ بھابی ہی۔۔۔ کیا کروں۔۔۔" وہ جلدی سے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑانے لگا۔ "ہاں۔۔۔ اس کی پکچر لیتا ہوں۔۔۔" اگلے ہی پل وہ شاپنگ مال میں اسے ڈھونڈنا شروع کر چکا تھا اور کمال بات وہ اسے مل بھی گئی تھی ۔کیفے ٹیریا میں بیٹھے وہ ہنس ہنس کر کھانا کھانے کے ساتھ کسی اور شخص سے باتیں بھگارنے میں مصروف تھی۔ اس نے بال کھول رکھے تھے جو بار بار اس کے منہ پر آ رہے تھے اور اسکے ہاتھ پر سعد نے اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔ دانیال نے اس کی تصاویر اس لڑکے کے ساتھ لے لیں۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی کے ابھی جا کر وہ دونوں کی درگت بنا دے۔۔۔

"اتنا بڑا دھوکہ وہ بھی فہد جیسے شخص کے ساتھ۔۔۔" اس نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ "میں اپنے جگری یار کو حقیقت ضرور بتا کر رہوں گا۔۔۔" وہ عزم کرتا وہاں سے نکل آیا۔

فہد سوچوں میں گم تھا۔۔۔ ایک سال قبل کیسے وہ اور دانیال ایک شادی میں گئے تھے۔۔۔ جہاں پہلی بار ایمن اسے اپنی دوستوں کے ساتھ بیٹھی دکھائی دی تھی۔۔ وہ ان کے بیچ بیٹھی خاصی غیر آرامدہ محسوس ہو رہی تھی اور اس کے چہرے پر بھی ناگوار سے تاثرات تھے، وہ بار بار اپنی گھڑی کو دیکھتی اپنی دوستوں سے کچھ کہہ رہی تھی۔

"دانیال۔۔۔ دانیال۔۔۔" فہد نے دانیال کو پکارا۔۔

"کیا ہے۔۔۔ اتنی زور سے کیوں چیخ رہا ہے۔۔۔"

"تجھے سنائی جو نہیں دے رہا۔۔۔ کیا کر رہا ہے تو۔۔؟" فہد نے اس سے سوال کیا۔۔

"آنکھوں کی ورزش۔۔۔" اس نے فضول بات کہی۔۔۔

"انسان بن جا بے غیرت۔۔۔" اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

kahanifreak.com

"یار۔۔میری نظریں ناں۔۔وہ سامنے بوفے پر لگی ہوئی ہیں۔۔کم بخت کب کھانا کھلے گا۔افف۔۔۔بریانی۔۔۔بار بی کیو۔۔قورمہ۔۔میٹھاافففففف۔۔۔افففف۔۔۔۔"اس کے منہ میں حقیقتاپانی آگیا۔

"بس انسان بن جا۔۔دولہے کو اندازہ بھی نہیں ہوگااس نے اتنے بھوکے انسان کو personally invite کیاہے۔۔۔"

"بیٹا۔۔پورے ہزار روپے کالفافہ دے رہاہوں،انشااللہ دوہزار کا کھانا کھا کر ہی جاؤں گا۔۔۔"اس نے دانیال کے کندھے پر بازو رکھا۔

"اگر کبھی گنیز والوں کو دنیا کے بھوکے ترین مردوں کی فہرست مرتب کرنے کا خیال آیاتویقین مان تواول آئے گا۔۔۔"

"انشااللہ۔۔۔"اس نے ڈھٹائی سے کہتے ہوئے دعا کی صورت اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا۔

"یار دانیال۔۔۔ایک لڑکی مجھے اچھی لگی ہے۔۔۔"

"کونسی۔۔۔؟"

"وہ نیلے کپڑوں والی۔۔۔"فہد اسے دھیرے سے ایمن کے بارے میں بتانے لگا۔۔

"استغفر اللہ۔۔۔وہ۔۔۔"دانیال نے قدرے بے یقینی کے عالم میں پہلے ایمن کے برابر بیٹھی خاتون اور پھر فہد کو دیکھا۔"فہد۔۔۔"اس نے فہد کی جانب مڑتے اس کی دائیں آنکھ کو انگوٹھے اور انگشت شہادت سے کھولتے ہوئے اس کی آنکھ کا معائنہ کرنے کی کوشش کی،فہد جھنجھلا کر پیچھے ہٹا۔"اتنی موٹی آنٹی کو تو لڑکی کہہ رہاہے۔۔۔"

"ابے گدھے۔۔۔"اس نے بے ساختہ اپناماتھاپیٹا۔"اباکے لئے تھوڑی ناں ڈھونڈ رہاہوں۔۔۔وہاں آنٹی کے برابر والی ٹیبل پر دیکھ۔۔۔"

"اووہ اچھا،تونے اک پل کو تو جان ہی نکال دی تھی۔۔۔"دانیال نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے کہا۔"ویسے یار وہ شاید بھابی کی دوست ہو۔۔۔"

"جو بھی ہے تو پتا کر کے دے گا۔۔۔اور پھر میں ابا سے بات کروں گا۔۔۔"

kahanifreak.com

"اوہ تیز گام۔۔۔ تو نے تو چٹ منگنی پٹ بیاہ کی نوبت بھی نہیں آنے دی فقط پٹ کے ایکسیلیٹر پر پاؤں رکھتا بیاہ کی جانب دوڑ پڑا ہے۔۔۔" دانیال کی بات پر وہ سر کھجا گیا۔ "ویسے کیا تو سچ میں اتنا سیر یس ہے۔۔۔؟"

"ہاں تو۔۔۔"

"مطلب تو نے اس سے بات بھی نہیں کی۔۔۔ کیا محض دیکھ کر ہی پیار کر بیٹھا ہے۔۔۔؟"

"پتا نہیں۔۔۔ بس اسے دیکھ کر میرے دل نے کہا۔۔۔she is the one...."

"بعد میں یہ دو بچوں کی اماں نکل آئی تو میں ذمہ دار نہیں ہوں۔۔۔"

"نہیں نکلے گی۔۔۔ انشااللہ۔۔۔"

"بات کر کے دیکھ لینا۔۔۔ کہیں تو تلی نہ نکل آئے یاں پھر لاہوری۔۔۔ اتلام علیتم تیتے ھیں آپ۔۔۔"

"ہاں لاہوری نہ نکلے، کراکری نکل آئے۔۔۔" فہد کی غداری پر دانیال کا منہ کھلا رہ گیا۔ "اب تو چپ کر جا۔۔۔ نہیں تو سر پھاڑ دوں گا تیرا۔۔۔"

"ارے کھانا کھل گیا۔۔۔" کہتے ساتھ ہی دانیال نے دوڑ لگائی۔۔۔ فہد نے اس کی جانب متاسفانہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔ "بھوکا۔۔ ندیدہ۔۔ بدتمیز۔۔"

اور پھر اگلے دن ہی دانیال نے لڑکی کا نام، پتا سب لا کر فہد کو دے دیا تھا۔۔۔ فہد نے بنا دیر کئے اپنے ابو سے بات کی تھی اور پھر دو ہفتوں کے اندر اندر ان کی منگنی ہو گئی تھی۔ جہاں مرد نے گھر بسانا ہو وہاں عورت کے کہنے کی نوبت نہیں آتی اور ایسا ہی فہد نے کیا تھا، اس کی نیت میں کھوٹ نہیں تھا۔

kahanifreak.com